دھان کی نرسری کی منتقلی کے دوران احتیاطیں

(زرعی فیچر سروس: نظامت زرعی اطلاعات پنجاب)

دھان موسم خریف کی اہم فصل ہے جو نہ صرف ہماری غذائی ضروریات پورا کرتی ہے بلکہ اس کی برآمد سے قیمتی زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ دھان کے باقیات کئی صنعتوں کیلئے خام مال مہیا کرتے ہیں مثلاً اس کا چھلکا کاغذ اور گتہ سازی کی فیکٹری میں استعمال ہوتا ہے۔ چاول کا آٹا بیکری کی اشیاء اور مٹھائیاں بنانے کے علاوہ اس کے پاؤڈر سے اعلیٰ کوالٹی کا تیل بھی نکالا جا سکتا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت 6 ارب 32 کروڑ روپے کی خطیر رقم سے دھان کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کے قومی منصوبہ پر عملدرآمد جاری ہے جس کے تحت کاشتکاروں کو جدید زرعی مشینری، منظور شدہ اقسام کا بیج و دیگر زرعی مداخل 50 فیصد سبسڈی پر دیئے جا رہے ہیں۔ حکومت کی کسان دوست پالیسیوں اور کاشتکاروں کی محنت کے بدولت مالی سال 21-2020 میں دھان کی 5.301 ملین ٹن کی پیداوار حاصل ہوئی۔ پنجاب میں دھان کی کاشت عام طور پر کھڑے پانی میں نرسری منتقل کر کے کی جاتی ہے۔ اس طریقہ میں خشک زمین کو اچھی طرح تیار کر کے پانی لگا دیا جاتا ہے اور کھڑے پانی میں ایک سے دو دفعہ ہل بمعہ سہاگہ چلا کر زمین کو کدو کر لیا جاتا ہے۔ پھر اس میں نرسری منتقل کر دی جاتی ہے۔ دھان کی کامیاب کاشت کیلئے زمین کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر کھیت ناہموار ہوگا تو بعض حصوں پر پانی زیادہ کھڑا رہے گا اور بعض حصے خشک رہیں گے۔ جہاں زیادہ پانی کھڑا رہے گا وہاں نازک پودے مر جائیں گے اور خشک حصوں پر جڑی بوٹیاں زیادہ اگ آئیں گی جس کا پیداوار پر منفی اثر پڑے گا۔ اس لیے لاب کی منتقلی کے وقت کھیت کا ہموار ہونا ضروری ہے۔ اچھی فصل کا دارومدار ہمیشہ صحت مند پودوں پر ہوتا ہے۔ لاب اکھاڑتے وقت بیمار، جھلسے ہوئے یا سنڈی سے متاثرہ پودے وہیں تلف کر دیں اور صرف صحت مند پودے ہی کھیت میں منتقل کیے جائیں۔ لاب میں سے جڑی بوٹیوں کے پودے ضرور نکال دیے جائیں اور جڑی بوٹیوں کو پنیری کے ساتھ کھیت میں منتقل نہ ہونے دیا جائے۔ صحت مند زمین میں کدو کے طریقہ سے کاشتہ نرسری 25 سے 35 دن میں اور خشک طریقہ سے کاشتہ نرسری 35 سے 40 کے دوران کھیت میں منتقلی کے قابل ہو جاتی ہے۔ عموماً کاشتکار 50 دنوں سے زیادہ عمر کی نرسری منتقل کرتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے۔ نرسری کی عمر زیادہ ہونے سے دھان کے پودوں کی نشوونما صحیح نہیں ہوتی جس سے پودوں کی کارکردگی کم ہوتی ہے۔ جدید تحقیق سے ثابت ہے کہ کم عمر کی نرسری منتقل کرنے سے پودے زیادہ شگوفے بناتے ہیں۔ لہٰذا کم عمر کی نرسری منتقل کرنے کو ترجیح دی جائے۔ زیادہ پیداوار کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ لیزر لینڈ لیولنگ کے بعد صرف دو انچ کھڑے پانی میں ایک ماہ سے بھی کم عمر کی نرسری منتقل کی جائے۔ اگر لاب کو احتیاط سے نہ اکھاڑا جائے تو اس کی جڑیں ٹوٹ جاتی ہیں جس سے کھیت میں منتقلی کے بعد زیادہ پودے مر جاتے ہیں۔ اس طرح پودوں کی فی ایکڑ تعداد کم ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں پودے کی جڑیں زخمی ہونے سے پھپھوند کی بیماریوں کے حملہ کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے پنیری اکھاڑتے وقت احتیاط کرنی بہت ضروری ہے۔ پنیری اکھاڑتے وقت پنیری والے کھیت میں پانی موجود ہو، تاکہ مٹی نرم ہونے کی وجہ سے پودوں کی جڑیں نہ ٹوٹیں۔ پنیری کی ہتھیاں احتیاط سے باندھیں۔ لاب لگانے کے بعد پنیری کی کچھ فاضل ہتھیاں وٹوں کے ساتھ رکھ دیں تاکہ کھیت میں جس جگہ پودے مر جائیں تو ان ہتھیوں سے اس کمی کو پورا کیا جا سکے۔ پنیری کو اکھاڑ کر سایہ دار جگہ پر پانی میں رکھیں تاکہ جڑیں خشک نہ ہوں۔ منتقلی کے وقت پودوں اور لائنوں کا باہمی فاصلہ 9 انچ برقرار رکھتے ہوئے ایک ایکڑ میں کم از کم 80 ہزار سوراخوں میں دو پودے فی سوراخ کاشت کرنے ضروری ہیں۔ نرسری منتقل کرنے والے مزدور (لابے) عموماً فی ایکڑ پودوں کی تعداد صرف 50 سے 60 ہزار تک ہی رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ فی ایکڑ مزدوری طے کرتے وقت یہ بات بھی طے کر لی جائے کہ ایک مربع میٹر میں کم از کم 16 پودے لگانے ضروری ہیں۔ اس مقصد کے لیے سریے کا بنایا ہوا ایک مربع میٹر کا سانچہ استعمال کر کے منتقلی کے دوران سولہ پودے فی مربع میٹر چیک کرتے رہیں۔ لاب کی منتقلی کے وقت کھیت میں پانی کی مناسب مقدار کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر پانی زیادہ ہوگا تو تیز ہوا کے چلنے سے لاب کے اکھڑنے کا زیادہ اندیشہ ہوگا اور اگر پانی کم ہوگا تو جڑی بوٹیاں بہت جلد اگ آئیں گی جو فصل کے ساتھ پانی، خوراک، روشنی اور جگہ کے لئے مقابلہ کر کے پیداوار میں نقصان کا باعث بنیں گی۔ اس لئے لاب لگاتے وقت کھیت میں پانی کی گہرائی ڈیڑھ سے دو انچ رکھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ پانی کی گہرائی بڑھاتے جائیں لیکن کسی صورت بھی پانی کی گہرائی تین انچ سے زیادہ نہ ہونے دیں۔

☆☆☆☆